

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدًا
وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ
إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَعَدَّيْتَ
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا
تَعَدَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

روزنامہ
فیضانِ اسلامیہ

۱۳ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ

القضاء

فیضانِ اسلامیہ

جلد ۲۶ ۱۲ شہادہ ۳۶ ۱۲ اپریل ۱۹۵۴ء نمبر ۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثاني ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

دوبہ ۱۳ اپریل - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح انانیدہ اللہ تعالیٰ لایعزبنا اللہ
کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور دوا زنی عمر کے لئے التزام
سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت معدے کی خرابی کی وجہ سے
زیادہ ناساز ہوئی تھی۔ اب اس تکلیف سے تو اشد قائلے بفضل سے آرام ہے۔

لیکن کمزوری اور ضعف زیادہ ہو گیا ہے۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کا نذر
دعا جملہ عطا فرمائے۔

اردن میں جناب عبدالحمید نمبر کوئی حکومت بنانے کی دعوت

شاہ حسین اور نیشنل سوشلسٹ پارٹی میں مصالحت کی کوشش

صلوات ۱۳ اپریل - اردن کے شاہ حسین نے اب سابق وزیر دفاع جناب عبدالحمید نمبر کوئی حکومت
بنانے کی دعوت دی ہے۔ وہ نیشنل سوشلسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور سابق وزیر اعظم
سلیمان بناسوسی کے گھروے دست ہیں۔ اس سے قبل شاہ نے ڈاکٹر حسین خالدی کو حکومت بنانے کے

برطانیہ کی طرف سے خلیج عقبہ پر سعودی عرب کے دورے کی تصدیق

نجلیح پر اسرائیل کو کوئی حق حاصل نہیں ہے

لندن ۱۳ اپریل - برطانیہ نے سعودی عرب کے اس دورے کی تصدیق کی ہے۔ کہ
خلیج عقبہ سعودی عرب کی ہے۔ اور اس پر اسرائیل کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ پچھلے دنوں
سعودی عرب نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ اسرائیلی جہازوں کو خلیج عقبہ میں سے گزرنے
کی ہرگز اجازت نہیں دے گا۔ اور اگر اس
نے خلیج میں جہاز رانی کا حق حاصل کرنے
کی کوشش کی۔ تو وہ اسے ناکام بنانے
کی ہر ممکن تدابیر اختیار کرے گا۔ سعودی
عرب نے اس سلسلہ میں تمام بڑی حکومتوں
کو ایسا مراسلہ بھی بھیجا تھا جس میں خلیج
عقبہ پر اپنے دورے کی حمایت میں
دلائل دیئے گئے۔ بعد ان سے پہلے کی تھی۔
کہ وہ اس مسئلے میں اسرائیل کو کسی قسم
کی مداخلت سے باز رکھنے کی کوشش
کریں۔ ورنہ یہ اسرائیلی جہازوں کے
درمیان مزید کشیدگی پیدا کرنے کا
موجب ہو گا۔

لئے کہا تھا۔ لیکن انہوں نے معذوری
ظاہر کر دی تھی۔ وزارت عظمیٰ کے لئے
جناب عبدالحمید کے انتخاب کو تاج اور
سلیمان بناسوسی کی نیشنل سوشلسٹ پارٹی
کے درمیان مصالحت سے تعبیر کی جا رہی
ہے۔ خیال ہے کہ عبدالحمید نمبر کوئی حکومت
بنانے میں کوئی وقت نہیں ہے۔ آج
کیونکہ نیشنلسٹ پارٹی اور اس کے حامی
گروہوں کو ۴۰ ارکان کی پارلیمنٹ میں اکثریت
حاصل ہے۔ اس سے قبل یہ اطلاع بھی
موصول ہوئی تھی کہ شاہ حسین سلیمان بناسوسی
کو دوبارہ وزیر اعظم بنانے پر رضامند
ہو گئے ہیں۔ لیکن عملاً یہ خبر درست ثابت
نہیں ہوئی۔ ابھی یقین طور پر کچھ نہیں
کہا جا سکتا۔ کہ جناب العزیز کی فارم
پالیسی کی ہوگی۔ لیکن باخبر ذرائع کا
کہنا ہے۔ کہ وہ اپنے پیشرو سلیمان بناسوسی
کی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کی کوشش
کریں گے۔ جناب بناسوسی نے کہا تھا کہ اگر
اس کی امداد کوئی شرط کے ساتھ مشروط
کی گئی کہ اردن میں کمیونزم کے اثر کو
زائل کیا جائے۔ تو میں امر کی امداد قبول
کرنے سے انکار کر دوں گا۔ اگرچہ بناسوسی
خود کچھ کثرت نہیں ہیں۔ لیکن وہ سوشلسٹ
دوس کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے
خواہاں ہیں۔ ان کی کامیابی سے حال ہی میں
دوس کے ساتھ ساتھ دوستانہ تعلقات کے
قیام کا فیصلہ کیا تھا۔ اب یقین کے ۴

قادیان کے دستوں کے لئے

دعا کی تحریک

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔

قادیان سے اطلاع ہے کہ حکومت
شرقی پنجاب نے اخبار برکے ایڈیٹر
اور پیشہ کے خلاف حملے گورداسپور
کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا ہے۔
یہ مقدمہ ایک ایسے مضمون کی بنا پر ہے
جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی مفاہمت میں شائع ہوا تھا۔ اور
اس میں ضمنی الزامی جواب کے طور پر بعض
مذہب دشمنوں اور وہیٹاؤں کے متعلق کچھ
ذکر تھا۔ دست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ
ہمارے دوستوں کا حافظہ و ناصر ہو۔ اور
ان کو اپنے فضل و کرم سے ہر قسم کی تکلیف
سے محفوظ رکھے۔ فقط والسلام
حاکم مرزا بشیر احمد دوبہ ۱۲

حاکمی رخا

میرے ابا جی ذیلے خسر محترم مولانا
عبدالحق صاحب نیاز می محمد علی بادشاہ
پشاور ہرنیا کے اپریشن کے بعد سے
مسلسل بیمار چلے آتے ہیں۔ اور ابھی تک
ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ہر دوکان جماعت
اور درویشان قادیان ان کی صحت امداد
کے لئے درددل سے دعا فرمائیں۔
روزی بیکہ دین محمد علی خان نیاز می پشاور

نئی دہلی ۱۳ اپریل - کل بھارت کے
صوبہ بہار میں منظر پور کے قریب دو لاکھ
گنگا میں ایک کشتی اٹنے سے تقریباً ایک
سو افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ بیان کیا
جاتا ہے۔ کہ کشتی میں مسافروں کی تعداد بہت
زیادہ تھی جتنا تھا جب یہ کشتی مسجد حار میں
پہنچی۔ تو علاج اس پر قابو نہ رکھ سکے۔ اور
کشتی اٹنے لگی۔ یا درہے کہ صرف دو دن
قبل جنوبی بھارت میں دریائے ردا درمی
میں دو کشتیاں اٹنے سے دو سو افراد
ڈوب کر گئے تھے۔

کراچی ۱۳ اپریل - وزیر اعظم ہروردی ۲۳ اپریل
کوئی روز کے دورے پر لکھنؤ جا رہے ہیں۔

مسجد مبارک دوبہ میں درس قرآن مجید
نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ کے بعد سورہ یوسف کا درس دیا۔ دوس میں مقامی احباب
میں شریک ہوئے۔

روزنامہ الفضل بلوچہ

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۵۴ء

مصلح موعود کی پیشگوئی

جب سے الفضل کا مصلح غیر شاخ ہو گیا ہے اور جماعت احمدیہ نے یوم مصلح موعود منایا ہے۔ یہ پیغام صلح والوں کو بڑی فکر کھائے گا۔ چنانچہ اس مذہب سے پھر نئے سرے سے بحث و مباحثہ دیکھ کر حجتی کہنا چاہیے کہ بازا درگم ہے اور "مصلح موعود" پر منت نئے تلکار اپنی جولاہی طبع دکھا رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۴ء کے منام "میں عبد الغنی صاحب نشاۃ" نے بھی "مصلح موعود کی پیشگوئی پر ایک نظر" کے زیر عنوان ایک مضمون تحریر کیا ہے۔

آپ نے مصلح موعود پر تو شاید کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ البتہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق غیر احمدیوں کے اعتراضات کو مضبوط کرنے کے لئے ایک اصول لکھ کر ہے۔ اور پھر خود ہی اس اصول کی خلاف ورزی کا مترتب ذوق و ہوا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ثابت کر دکھائے گا کہ کوشش کی ہے۔ عبد الغنی صاحب کے الفاظ میں اصول یہ ہے کہ:

"لوگوں کا عام قہقہہ ہے کہ اپنے موقف میں کمزوری دیکھتے ہیں۔ تو اپنا موقف بدل دیتے ہیں۔ برائے انبیاء اور مامورین کے جن کا موقف ایک مضبوط چٹان کی طرح ہوتا ہے۔ وغیرہ۔"

اب یہ پیشانی صاحب کم سے کم یہ تو مانتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "ما جوہرین اللہ" تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں کئی بار یہ حقیقت بالوضاحت پیش کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی اجتہاد غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ آپ نے انبیاء علیہم السلام کے واقعات سے اس کا کئی ایک واضح مثال پیش کی ہیں۔ ان میں سے ایسے صورتیں بھی بہت سی ہیں کہ جب کسی نبی اللہ نے اپنے اجتہاد کے مطابق ایک موقف اختیار کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ اس کی تردید کر دی۔ اس طرح نبی اللہ کو بھی اپنا موقف وحی الہی کے مطابق اختیار کرنا پڑا۔ کیا اب بھی عبد الغنی صاحب بصر پر ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اور مامورین اپنا موقف نہیں بدلتے؟

یہ اصول ہے۔ جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار پیش کیا ہے۔ چنانچہ عبد الغنی صاحب نے جو اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مضمون میں پیش کئے ہیں۔ ان سے بھی یہی اصول مستنبط ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔

"لیکن ہم نے کسی جگہ قطعی طور پر نہیں لکھا کہ یہ وہی پسر موعود ہے۔ اگر لکھتے ہیں تو ایک اجتہادی غلطی ہو سکتی تھی۔"

ایسی باتوں میں سے پیشگوئیاں بھی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ پیشگوئی کی پوری حقیقت اس وقت منکشف ہوتی ہے۔ جب وہ پوری ہوتی ہے۔ اگر عبد الغنی صاحب اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو چونکہ ان کے خیال کے مطابق مصلح موعود کی پیشگوئی تین سو سال کے بعد پوری ہونے والی ہے۔ اس لئے اگر وہ اس بحث کے لئے تم اٹھاتے ہیں۔ تو وہ ان کے اپنے موقف کے لحاظ سے صرف قبل از وقت ٹانگ ٹوٹے ہوئے ہیکلا کہتے ہیں۔ جب انبیاء علیہم السلام بھی بعض واقعات اپنی پیشگوئیوں اور واقعات قبل از ظہور کے متعلق پورا علم نہیں رکھتے۔ تو اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بعض عبادتیں کتبہ ہونے کر کے پیش کر کے آپ اس شخص کا تعین کس طرح کر سکتے ہیں۔ جو آپ کے خیال کے مطابق تین سو سال کے بعد ظہور کرنے والا ہے۔ یہاں صرف ایک مثال لیجئے عبد الغنی صاحب کہتے ہیں:

"سبب اشتہار کے حاشیہ علیہ پر فرماتے ہیں۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء کے اشتہار کا پہلا حصہ پسر متوفی بشر کے متعلق تھا۔ اور مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ کہ

"اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔"

یہ مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں "فضل" رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام محمود اللہ تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہامی اس کا نام "فضل عمر" ظاہر کیا گیا ہے۔ ذرا۔ یہ حضرت صاحب کا اجتہاد ہے۔ اور بعد کی تقریروں سے ایک اجتہادی غلطی ثابت ہوتی ہے۔

۱۱- تریاق القلوب صفحہ ۷۰ مطبوعہ سال ۱۳۱۰ھ میں کو چار کرنے والا مصلح موعود کی نشانی بتاتے ہیں۔ اصل عبارت حسب ذیل ہے۔

"ہم نے کسی اشتہار میں یہ شاخ لکھی تھی۔ کہ اس بری سے پہلے لوگ ابھی ہوگا۔ اور وہ لوگ ابھی باہر نکلتے ہوئے ہیں۔ جس کا ایک فردی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں وعدہ دیا گیا تھا۔ اشتہار مذکور میں تو یہ الفاظ بھی نہیں ہیں کہ وہ باہر نکلتے ہوئے ہیں۔ اور لوگ ابھی ہوگا۔ بلکہ اس کی صفت میں اشتہار مذکور میں لکھا ہے۔ کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ چار لوگ ابھی ہوگا۔ مگر پہلے بشر کے وقت کوئی تین موجود نہ تھے۔ جن کو وہ چار کرنا۔ مانا ہونے اپنے اجتہاد سے غلطی طور پر یہ خیال ضرور کیا تھا۔ کہ شاید یہی لوگ مبارک موعود ہے۔"

نوٹ۔ تریاق القلوب ۱۳۱۰ھ میں چھپ کر شائع ہوئی۔ لیکن اس مصلح موعود کی شناخت اور تعین کے لئے تین کو چار کرنے والا فقرہ اہم نشان قرار دیا۔ اور بطور دلیل بتایا۔ کہ بشیر اول کیسے اس کا مصداق ہو سکتا تھا۔ جبکہ وہ اس موجودہ بری سے پہلا لوگ تھا۔ دیکھو فقرہ علا اقتباس تریاق القلوب۔

۱۳- ذیلیں حضرت مسیح موعود کے بیٹوں کے متعلق پیشگوئیوں کی تاریخیں اور ولادت کی تاریخیں ایک نقشہ کی صورت میں پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے اس مضمون کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

نام	تاریخ پیشگوئی	تاریخ ولادت	تاریخ وفات
بشیر اول	۲۰/۲/۸۶	۷/۸/۸۷	۴/۱۱/۸۸
محمود احمد	۱۱/۱/۸۸	۱۲/۱/۸۹	
بشیر احمد	۱۵/۱۲/۹۲	۲۵/۴/۹۳	
شریف احمد	۵/۹/۹۴	۲۴/۵/۹۵	
مبارک احمد	۲۱/۱۱/۹۸	۱۴/۶/۹۹	

۱۲- یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے سبب اشتہار میں حضرت صاحب نے لکھا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں ایک نہیں جیسے پہلے خیال کیا گیا تھا۔ بلکہ دوسرے لوگوں کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اور پھر اجتہاداً لکھا کہ موعود لوگ محمود احمد ہے۔ اور انجام تمام مطبوعہ تقریباً ۱۸۹۶ء تک پورا فرماتے ہیں۔ کہ تین بیٹے بموجب بشارت پیدا ہوئے۔ چوتھے کی بشارت دی ہے۔ جو تین کو چار کر کے گا۔ یعنی محمود احمد۔ بشیر احمد اور شریف احمد جو زندہ موجود تھے۔ ان میں سے کسی ایک پر تین کو چار کرنے والا نشان چھپا نہیں گیا۔

ذرا ملاحظہ فرمائیے جہاں تو حضرت اقدس علیہ السلام نے "محمود احمد" کا نام لیا ہے۔ اس کو تو آپ اجتہادی غلطی مان لیتے ہیں۔ لیکن جہاں نام نہیں لیا۔ اس کو آپ صحیح سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ اس سے "اجتہاد غلطی" کے اصول کے مطابق زیادہ سے زیادہ صحت ہے۔ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ اس کے واقعاتی حالات کا پورا علم حضرت اقدس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا۔ اور پیشگوئی کی حقیقت کو اس کے پورا ہونے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اصولاً پیشگوئیوں کے متعلق الہی منت ہے۔ حالانکہ موجودہ صورت میں آپ کا کم سے کم ایک بار "محمود احمد" پر اس پیشگوئی کا اطلاق توی دلیل اس بات کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اشارہ بھی کیا تھا۔

کہ آپ کا یہی بیٹا مصلح موعود ہے۔ لیکن محترمین تو مشکوک اور متشابہات پر چھوڑنے حق کی روشنی سے ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔

اگر عبد الغنی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ذرا سی بھی عقل دی ہے۔ تو سمجھ سکتے ہیں کہ مصلح موعود کی نشانی "تین کو چار کرنے والا" بنیادی چیز ہے۔ جس طرح کہ سے ہجرت بنیادی چیز تھی۔ مگر یمامہ اور مدینہ کا تعین واقعات سے قلعہ یہاں بھی "تین کو چار کرنے والا" بنیادی چیز ہے۔ تین کو چار کرنے والا ایسا کس طرح کہے گا یہ یہ چیز بنیادی نہیں ہے۔ اب اگر عبد الغنی صاحب کا استدلال صحیح سمجھا جائے۔ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "نور ہائے" جہت ثنات ہوتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی اولاد میں سے "تین کو چار کرنے والا" جو سب لوگوں کے آخری پیدا ہوگا۔ "مصلح موعود" نہیں تھا۔ بلکہ وہ عنقریب شباب کو پہنچنے سے پہلے ہی رفیق اعلیٰ سے جا ملا۔ اب اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی شخص جس میں "مصلح موعود" کے دیگر نشانات بھی پائے جاتے ہوں۔ آپ کے مطعونہ طریقے سے الگ کسی اور طریقے سے "تین کو چار کرنے والا" ثابت ہو جائے۔ تو ایک

مومن کو ماننا پڑے گا کہ اس حصہ پیشگوئی کا یہی مطلب تھا۔ مثلاً اگر سیدنا حضرت علیقہ المسیح الثانی ایہہ اللہ تعالیٰ سے نافرمانی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بیٹا جس نے آپ کی بیعت نہیں کی تھی۔ بیعت کے تین کے ساتھ چوتھا بن جائے۔ باقی مشیر

ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے مضمون پر ایک نظر

تعمیر ریلوے - فسادات ۱۹۵۳ء

ہر بلائیں قوم را حق دادہ اند : زیر آں گنج کرم بہنہ سادہ اند
از معتمد مولانا جلال الدین صاحب شمس

قسط سوم

”قادیان سے پاکستان کے زیر عنوان ڈاکٹر صاحب لکھنے میں کہ ”ورد پاکستان میں عین اس وقت جبکہ ریلوے میں قادیان کے نقشہ پر آپ نے ایک بہتر قائم کی اور نظام قادیان کا اس میں نفاذ کیا۔ دستِ غرب سے ایک اور بلائے آپ کو آیا۔ فتنہ ختم نبوت ایک سیاسی کھیل تھا۔ اور جس غرض سے وہ کھیلا گیا۔ گو اس میں انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن غلط عقائدات کی جو جہارت آپ نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر تعمیر کی تھی۔ اس کو آپ نے خود اپنے ہاتھوں سے ہموار کر دیا۔ اور اپنے پیسلے بیانات دوبارہ نبوت کفر سے مستحقان عدالت میں رجوع کرنا عقائد سے رجوع کے الزام کا تقاضا

کرتے ہیں۔ اہل سعادت بزرگوار زینت تانہ بخشہ خدا کے بخشنہ مزید برآں ریلوے کی تعمیر سے انصاف صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث فا حوز عبادی الی المطور کی بھی ایک مننے کے لحاظ سے صداقت ظاہر ہوئی۔ کیونکہ یہ حدیث اپنے اندر ایک یہ پیلو بھی رکھتی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ایک ایسے مقام کی طرف ہجرت کرے گی۔ جہاں پہاڑ ہوں گے۔ کیونکہ طور کے منسے عربی زبان میں مطلق پہاڑ کے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب انزال اودام میں انگریز اور روس کو یا جوج ماجوج قرار سے کسورہ کھف کی آیت و تو کنا ہشتاد و ہشتاد ہجرت ہجرت ہجرت لکھ کر فرماتے ہیں۔

”یہ دونوں قومیں دوسروں کو غلبہ کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی۔“

(ازالہ اودام ص ۵۵)

اور ظاہر ہے کہ یا جوج ماجوج یعنی روس اور انگریز اور ان کے حلیوں نے گزشتہ دونوں جنگیں متحد ہو کر اپنی زیادتی اقتدار کی خاطر لیں۔ اور اب دوسری جنگ عالمی کے بعد جو ۱۹۴۵ء میں ختم ہوئی وقت آگئی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا تحریر مندرجہ انزال اودام ص ۵۵ کے مطابق ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ چنانچہ اب روسی ہلاک اور امریکی ہلاک جس میں برطانیہ بھی شامل ہے ایک دوسرے پر حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اور چشمہ معرفت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”یا جوج ماجوج کا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کہ جب یا جوج اور ماجوج اپنی قوت اور طاقت کے ساتھ تمام

کے لئے ایک بلائے عظیم تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اسباب پر نظر رکھنے والے ان احزاب کی کامیابی یقیناً خیال کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مخالفین سلسلہ کی تمام تدابیر ناکام کر دیں اور ان کے سب منصوبے بیکار ہو گئے۔ چنانچہ صدر حکمیں خلافت کو خود اقرار ہے کہ ”فتنہ زخم نبوت سیاسی کھیل تھا۔ اور جس غرض سے وہ کھیلا گیا تھا۔ اس میں انہیں کامیابی نہ ہوئی۔“

پس ۱۹۵۳ء کا فتنہ جو تحفظ ختم نبوت کی آڑے کر پیا گیا۔ وہ بے شک ایک بلا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی ہیست ہے۔ کہ وہ اپنی قائم کردہ جماعتوں کو بلاؤں میں اس لئے مبتلا نہیں کرتا کہ انہیں تباہ کرے بلکہ اس لئے کرتا ہے۔ کہ انہیں ترقیات حاصل فرمائے۔ اور ان کا صدقہ اخلاص اور ثبات و استقامت اور پختگی ایمان دوسرے لوگوں پر ظاہر کرے۔ سو اب ہی ۱۹۵۳ء کے فسادات میں پورا۔

پس مت خیال کرو کہ فتنہ تحفظ ختم نبوت جماعت کے لئے محض ایک بلا تھی۔ بلکہ اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے صحیح فضل و کرم اور آزادی ایمان کا سامان بھی مختار رکھا تھا۔ ذیل میں چند باہر بطور نمونہ لکھی جاتی ہیں۔

(۱) اس فتنہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پورا ہوا۔ اور بقول ان کھن جمیع منتصر سیبھر لاجمہ و یرون اللہ بر (تذکرہ صفحہ ۶۲)

یہ خاندان سلسلہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک زبردست انتقام لینے والی جماعت ہیں۔ اور تمام لوگ ہماری پشت پر ہیں۔ یقیناً یہ گروہ شک تھک کھائیں گے۔ اور پیٹھ پھیر کر کھا جائیں گے۔ اس الہام میں جو حقیقت قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ جماعت ہر ایک ایسا وقت آئے گا۔ جبکہ مخالفین سلسلہ اپنی تنظیم کریں گے کہ مختلف جماعتیں اور گروہ آپس میں متحد ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ قائم کریں گے اور ہمیں گے کہ اب ہم جماعت احمدیہ سے ایسا انتقام لیں گے۔ کہ اس کا نام و نشان شاید نہیں گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے ان ارادہ میں کامیاب نہیں ہونگے بلکہ شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر کھا جائیں گے۔

پس ۱۹۵۳ء کے فسادات کے وقت باوجود اختلاف عقائد مختلف مذہبی فرقوں اور جماعتوں کا جماعت احمدیہ کی تباہی کے لئے متفق ہوئے اور ہر فریق متفق

قوموں پر غالب آ جائیں گی۔ تب مسیح موعود کو حکم ہوگا کہ وہ اپنی جماعت کو کوہ طور کی پناہ میں لے آوے۔“

(مضمون لمحہ چشمہ معرفت ص ۵۵) اس پر یہ حدیث اپنے اندر پیشگوئی کا ایک یہ پیلو بھی رکھتی ہے کہ جب یا جوج ماجوج دوسری قوموں پر غالب آکر لینے لگے گا۔ تب ایک دوسرے پر حملہ کی تیاریاں کریں گی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہندوئی ارادہ کے ماتحت ایک ایسے مقام کی طرف پناہ لے گی جہاں پہاڑیاں ہوں گی۔ اور وہ ریلوے کی جگہ ہے۔ جس میں جماعت کے تنظیمی ادارے وغیرہ پہاڑ کے درجے میں بنے ہوئے ہیں۔

۱۹۵۳ء کے فسادات

جیسا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہجرت کے بعد جب مخالفین نے دیکھا کہ وہ اپنے لئے مرکز مدینہ منورہ میں بھی ترقی کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے پھر نئے نئے سختی سے مخالفت شروع کر دی۔ اور مسلمانوں کی تباہی کے لئے کوشش کا کوئی پہلو اٹھانہ لکھا۔ اسی طرح جب مخالفین سلسلہ احمدیہ نے دیکھا کہ قادیان سے ہجرت کے بعد جماعت احمدیہ حضرت صالح موعود ایہ اللہ اودام کی قیادت میں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے تو انہوں نے تحفظ ختم نبوت کی آڑ لے کر تمام مخالفت طاقتوں کو جمع کر کے امریوں کو پھیلنے اور منانے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کیں۔ جو کہ تبت پنجاب کے بعض ارکان ادا ملے آفسیئر اور پریس کا ایک ٹرا حصہ اور مختلف مذہبی جماعتوں کے نمایندے وغیرہ جماعت احمدیہ کو معزومیت سے شادی کرنے کے لئے میدان میں آکھڑے ہوئے اور اس عزم اور یقین سے نکلے کہ اب کی تو جماعت کا آؤ نشان مٹ دیا جائے گا۔ یہ فتنہ بے شک جماعت

ظہر پر ایسے اسباب کا پیدا ہونا جو ان کی شکست کا باعث ہوئے۔ مذکورہ بالا الہام کے خدا تعالیٰ کا کلام ہونے کی بین دلیل ہے۔ اور یہ کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے ناطق کا لنگھیا بڑا پودا ہے۔ اور جو ناطق اس کی تباہی پر مادی کے لئے اٹھتا ہے، وہ شل کر دیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے کہ

(اے انکو سوئے میں بدو بدی اھد تہر از باغبان ہنرمیں کہ من شاخ منقلم

۱۲) پھر اس وقت کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جس کی حقیقت ۱۹۵۲ء میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں خیر ہی تھی۔

”کھفتت عن بنی اسرائیل۔ ان فرعون وھامان وجنودھما کاوا خا طینین۔ الخراج الافواج آیتیک بختہ“ (تذکرہ ص ۱۵۵)

اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیوقوف کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا۔“

اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا۔ اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اس طرح پر وہ بنی اسرائیل بن گئے۔ اور پھر فرمایا کہ میں ناکامی کی طور پر تو جوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں جماعت احمدیہ لاہور اور بعض اور دیگر مقامات کی حالت بالکل بنی اسرائیل کی اس حالت کے مانند ہو چکی تھی۔ جبکہ فرعون اپنے لاؤنشر سمیت بنی اسرائیل کا تباہی کے لئے ان کا تاقب کر رہا تھا۔ اور بنی اسرائیل اپنے بے بسی کی حالت میں موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہہ رہے تھے۔

”اے مصر میں فرعون نہیں تھیں۔ جو تو ہم کو مرنے کے لئے مہیا بنائے ہے کیا ہے۔ تو نے ہم سے یہ کیا کیا۔ کہ ہم کو مہرے نکالنے آیا“ (خرج ۱۶)

اور ۱۲ مارچ ۱۹۵۲ء کو مسند پر دانوں نے جو حالت پیدا کر دی تھی، اس کے متعلق تحقیقاتی عدالت برائے فسادات نیپال کے فاضل جج لکھتے ہیں:

”سول کے حکام جو عام حالات میں قانون و انتظام کے قیام کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ کالے بس ہو چکے تھے۔ اور ان میں ۱۲ مارچ کو پیدا ہونے والی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کی کوئی خواہش اور اہلیت باقی نہ رہی تھی۔ نظم حکومت کی مشینری بالکل بگڑ چکی تھی۔ اور کوئی شخص مجبوروں کو گرفتار کر کے یا ارتکاب جرم کو روک کر قانون کو نافذ العمل کرنے کے ذمہ داری لینے پر آمادہ یا خزانہ نہ تھا۔ انسانوں کے بڑے بڑے جموں نے جو معمولی حالات میں مقبول اور سنجیدہ شہریوں پر مشتمل تھے۔ ایسے سرگشتی

اور جنوں زدہ ہجوموں کی شکل اختیار کر لی تھی۔ جن کا واحد جذبہ یہ تھا۔ کہ قانون کی نافرمانی کریں۔ اور حکومت وقت کو جھٹکے پر مجبور کر دیں اس کے ساتھ ہی معاشرے کے ادنیٰ اور ذلیل عناصر موجودہ بد نظمی اور ابتری سے فائدہ اٹھا کر جنگل کے درندوں کی طرح لوگوں کو قتل کر رہے تھے۔ ان کے اطلاق کو روٹ رہے تھے۔ اور قیمتی جائیداد کو نذر آتش کر رہے تھے۔ معنی اس لئے کہ یہ ایک دلچسپ تماشہ تھا۔ یا کسی خیالی دشمن سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔ پوری مشینری جو معاشرت کو زندہ رکھتی ہے۔ پرزہ پرزہ ہو چکی تھی، اور ہجوموں (انسانوں کو دوبارہ ہوش میں لانے اور بے بس شہریوں کی حفاظت کرنے کے لئے ضروری ہو گئی تھا۔ کہ سخت سے سخت تدابیر اختیار کی جائیں۔“

”تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ (۱۹۵۲ء) جگہ فساد زدہ علاقہ کے احمدی بنی اسرائیل کی طرح بالکل بے بس ہو چکے تھے کہ ارباب حکومت نیپال کی توقع کے برخلاف ناکامی کی طور پر کراچی سے ٹیلیفون پر فساد زدہ علاقہ کا انتظام نوج کے سپرد کر دیا گیا۔ (اور ایشل) نافذ ہو گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مذکورہ بالا خبر جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۹ اپریل ۱۹۵۲ء میں دی تھی پوری ہوئی۔ یہ امر بھی حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ اوودہ کی صداقت کا ایک اور ثبوت ہے۔ کیونکہ الہام الخراج الافواج آیتیک بختہ ذکر میں ناکامی کی طور پر تیری مدد کے لئے اپنی فوجیں لگاؤں گا۔ کائنات آپ کی ذات سے ہو ہے۔ کیونکہ یہ الہام جب دوسری دفعہ ۲۸ اپریل ۱۹۵۲ء کو پڑا۔ تو جیسا کہ اخبار الحکم اور اخبار ہدیہ میں لکھا ہے۔

”اسی شب صاحبزادہ محمد احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ حضرت کوانی مع الافواج آیتیک بختہ الہام پڑا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا کہ مجھے شک یہ الہام پڑا ہے۔“ (تذکرہ ص ۱۵۳)

اس سے ظاہر ہے کہ اس الہام کا تعلق آپ کی ذات سے ہی تھا۔ سو الحمد للہ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے عہد میں اسے پورا کر کے ثابت کر دیا۔ کہ آپ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی ہیں۔ اور ہر حق ہیں۔ کیونکہ اس سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ کی ایک مشابہت ثابت ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زبان پر بھی اللہ تعالیٰ بے وقت ایسی باتیں جاری کر دیتا تھا۔ جن کے مطابق قرآن مجید نازل ہوتا تھا۔

(۱۲) پھر ۱۹۵۳ء کے فسادات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بھی پورا ہوا۔ کہ

یاتی علیک زعم اکمل من زعم موسیٰ

”اے کریم تمہاری اہمیت و عاریت من عاریت۔“ (تذکرہ ص ۱۵۳)

تم پر یعنی تمہاری جماعت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جو موسیٰ کے زمانہ کی طرح ہوگا۔ لیکن وہ مولا کریم تیرے آگے آگے چلتا ہے۔ اور اس شخص کا دشمن ہی جاتا ہے۔ جو تیرے ساتھ دشمنی کرتا ہے۔

اس آخری جملہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تو ریت میں اس قسم کا مضمون ہے۔ کہ خدا نے موسیٰ سے کہا۔ کہ تو چل میں تیرے آگے چلتا ہوں۔“

(تذکرہ صفحہ ۶۳)

پس جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جیکہ وہ مصر سے ہجرت کر کے نکلے تھے۔ ہر مقام پر رہنمائی کی۔ اور انہیں دشمنوں کے ناطق سے بچایا۔ اس طرح اس الہام میں بھی ہجرت کی طرف اشارہ تھا۔ جو جماعت کے لئے مفید تھی۔ لیکن سابقہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ جماعت کی مدد کرے گا۔ چنانچہ یہ ہجرت جیسا کہ قسط دوم میں لکھا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی کے عہد میں ہوئی منقذ تھی۔ وہ ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسی حالت میں جیکہ دوست اور دشمن یہ خیال کر رہے تھے۔ کہ اب جماعت کا تباہی سے بچنا ناممکن ہے۔ یہ اعلان فرمایا

”اے اللہ اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گذشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا۔ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑے گا؟ ساری دنیا چھوڑ دے۔ مگر وہ انشا واللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دور آ رہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے۔ وہ مجھ میں ہے۔ خطرات میں اور بہت ہیں۔ مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے۔ تم اپنے نفسوں کو سنبھالو۔ اور نیکی اختیار کرو۔“

سلسلہ کے کام خدا خود سنبھالے گا۔ (فاروق لم راجع ص ۱۹۵)

یہ اعلان ۱۲ مارچ کو شائع ہوا۔ اور ان دنوں کے اخبارات اٹھا کر دیکھو اور مخالفین جماعت کے اعلانات پڑھو۔ کہ ان کی تیاریاں کیسی مکمل تھیں۔ ان کے عزائم کیسے تھے؟ وہ حکومت کو نیا دکھانے اور اپنی بات منوانے کے لئے کس طرح عوام الناس کو اپنے ساتھ ملا

چکے تھے۔ اور پھر دیکھو کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محمد کے اعلان کے مطابق آپ کی مدد کے لئے دور کر آیا۔ اور جماعت کو جو بنی اسرائیل کی طرح مظلوم بنے کس ہو چکی تھی مطابق الہام ”کھفتت عن بنی اسرائیل“ ظالموں کے جنگل سے چھڑایا۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انی مع الافواج آیتیک بختہ کا الہام پڑا۔ جس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اسی شب صاحبزادہ میاں محمد احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ حضرت کو یہ الہام پڑا ہے۔ اس کے ساتھ کا الہام ”تخ نیما یال۔ ہماری فتح ہے۔ اور اس اعلان میں بھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اوپر درج کیا گیا ہے۔ یہی الفاظ درج ہیں کہ ”انشا واللہ فتح ہماری ہے“ اور اس اعلان کی اشاعت کے تیسرے دن خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی فوجوں نے پاکستانی فوج کے دل میں نیک تحریک کی اور ناکامی کی طور پر مسند پر دانوں کی ہمد کے بالکل برخلاف مارشل لا اور اس اعلان کر کے انہوں نے ظالموں کو کھینچ کر دکانک سپنچا یا۔ اور جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے ظلم سے نجات دلائی۔ ان فی ذالک لایۃ للمنتفقین۔ پس ۱۹۵۳ء کے فسادات بے شک ایک بڑی صورت تھی ظاہر ہوئے۔ لیکن وہ ثابت کر گئے۔ کہ حضرت محمد مصباح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے محبوب بندے اور مقربان

درخواست دعاء

دراکرم جو دھری مشتاق احمد صاحب باجوہ دلیل الارض جیسا کہ احباب کو اخبارات سے علم ہو چکا ہوگا۔ روٹری کینال ٹرسٹوں کی کمیٹی و رکنس کے ٹوٹ جانے کے باعث بند پڑی ہے۔ پانی عاری کرنے کے لئے سرمدت عارضی انتظام کی کوشش ہو رہی ہے۔ ہماری نشیہ آباد اسٹیٹ اسٹیٹ کی ایک شاخ پرواتھ ہے۔ اس لئے کاشت کیا جس کے بارہا میں سنت تشریح کا۔ ہماری احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور دوسرے تمام زمینداروں پر اس علاقہ میں ہی۔ اور سرمدت عارضی پریشان میں رقم زبرد۔ اپنے فضل سے اس نقصان کی تلافی ہماری امداد میں کوئی کمی نہ آئے۔ اور سال سے بہت بڑھ کر ہو سکیں۔

بارگاہِ اہلی میں سے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کامل متبع اور آپ کے حقیقی جانشین ہیں۔ جن کے وجود کے ذریعہ وہ پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود سے تعلق رکھتی تھیں۔ اور وہی ہیں جو آپ کے حسن و احسان میں نظیر اور زردند و بلند گرامی اور مجتہد مظہر الحق و عدل و کان اللہ نزل من اسماء کے مصداق ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوتات کا ظہور ہوا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحمت کی نشانی کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نازل من اسماء سے احادیث میں نازل رحمت الہی مراد لی گئی ہے۔

۱۰۔ پھر ۱۹۵۳ء کے فادات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مجلس احرار اور دوسرے حلیف اسلامی جماعت وغیرہ کو پاکستان کا دشمن اور مخالف ہونا ظاہر کر دیا۔ جو اپنی تقریریں اور تحریروں میں ان لہجہ و بیان و انداز و منظم احرار پر یہ الزام لگاتا رہے۔ کہ وہ غدار ہیں اور پاکستان کے وفادار نہیں۔

۱۱۔ خراجِ عالم اہلین نے احرار کو دشمن پاکستان قرار دیا۔ اور وہ اپنی گوشہ نشین سرگرمیوں کی وجہ سے اسی لقب کے مستحق تھے۔ ان کے بعد کے لہجے سے یہ واضح ہو گیا کہ ان کی مکتبہ کے وجود میں آنے کے بعد وہ اس کے مخالف ثابت ہوئے۔

۱۲۔ ان کے ہمدستی میں انہیں گروہ ساز بنا کر احرار ہی کہلاتے ہیں۔ کانگریس نے یہ کام سپرد نہیں کیا کہ وہ کشمیر لوٹ کر بخشی کی حکومت کو راہ کرنے پر آمادہ کریں (دہرڈ ۱۷ دوسرے صفحہ)

۱۳۔ حکومت اہل گروہ کی اپنے اعلان میں کہا۔ "اگر جماعت نے ایسا نہ کیا تو پاکستان کے قیام کو دل سے گوارا نہیں کیا" (دہرڈ ۱۷ صفحہ)

۱۴۔ پھر فیصلہ نکلے ہیں۔ "مولوی محمد علی جالندھری نے ۵ فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اعتراضات کی گواہی احرار پاکستان کے مخالف تھے اور ان کے عقیدے کی وجود عنقریب لوگوں پر پائی ہو جو جہاں گ اور مقررہ تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بھی پاکستان کے لئے پیدا کیا گیا۔ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان ایک

باداوی عہدت ہے۔ ہرگز احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے۔" (دہرڈ ۱۷ صفحہ)

۱۵۔ ڈی آئی جی۔ سی آئی ڈی نے اپنی جیٹی مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۵۲ء میں احرار کو کانگریس کے پیٹرونی ہر کر کے لکھا "ان میں سے بعض اب بھی کانگریس کے وفادار ہیں۔ مشہور احرار جیسے ان کے تقسیم کے بعد اس صوبے کو چھوڑ کر ہجرت چکے ہیں۔ یعنی احرار ہی اپنے دلوں کی گواہی ہیں۔ اب تک پاکستان کے غدار ہیں" (دہرڈ ۱۷ صفحہ)

۱۶۔ فیصلہ نکلے ہیں۔ "مرکزی حکومت کے سرکاری اعلان میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ احراروں کے خلاف شورش کو احراروں نے منظم کیا" (دہرڈ ۱۷ صفحہ)

۱۷۔ مرکزی حکومت نے اپنے سرکاری اعلان میں لکھا۔ "ان لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کریں۔ اور پاکستان کے استحکام کے متعلق غلامی کے اختتام کو نقصان پہنچائیں۔ اس شورش کا یہ مقصد بالکل واضح ہے کہ مذہب کا دار و مدار کو ختم کر دیا جائے اور مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کر دیا جائے" (دہرڈ ۱۷ صفحہ)

توہین ختم نبوت

احرار کہتے تھے کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی توہین کرتی ہے۔ مگر تحقیقاتی عدالت کے فیصلے نکلے ہیں "احرار کے دوسرے کے متعلق ہم نرم الفاظ استعمال کرنے سے قاصر ہیں ان کا رد عمل بطور واضح منکروہ اور قابل نفیر تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے ایک دینیانہ مقصد کے لئے ایک مذہبی مسئلے کی توہین کی اور اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے غلامی کے مذہبی جذبات و احساسات سے فائدہ اٹھایا" (دہرڈ ۱۷ صفحہ)

جماعت اسلامی پاکستان کی مخالف تھی اور ہے پھر مجلس احرار کی حلیف جماعت اسلامی کے متعلق فیصلے نکلے ہیں۔ "جماعت مسلم لیگ کے تصور پاکستان کی عملی اعلان جماعت تھی۔ اور جب سے پاکستان کی عمر ہو گئی۔ حرم گواہا کے تیار

لیکن یاد کیا جانا ہے۔ یہ جماعت موجودہ نظام حکومت اور اس کے چلانے والوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ ایک فوجی عدالت میں اس جماعت کے بانی نے یہ بیان کیا کہ مسیح لبادت کے سفاک جماعت کا عقیدہ اور مقصد یہ ہے کہ موجودہ نظام حکومت کو توڑ کر جماعت اسلامی کے تصور کے مطابق حکومت قائم کی جائے" (دہرڈ ۱۷ صفحہ)

۱۸۔ ۱۹۵۳ء کے فادات کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ محمد بن احمدیت جو جمہور کے الزامات جماعت احمدیہ پر لگانے لگے۔ تحقیقاتی عدالت کے نزدیک وہ خود ان الزامات کے مصداق ثابت ہوئے

۱۹۔ پھر ۱۹۵۳ء کے فادات کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ مکرین علی جو احراروں کو خراب اور مرتد کہا کرتے تھے تحقیقاتی عدالت نے ان علماء کے ان فتاویٰ کو ملاحظہ کر کے جو وہ ایک دوسرے کے خلاف شائع کرتے رہے یہ قرار دیا کہ

"شیعوں کے نزدیک مسیحی بافر ہیں۔ اور وہ ان تہذیبی دو لوگ جو حدیث کو غیر معتبر سمجھتے ہیں۔ اور واجب التحمل نہیں مانتے۔ متفقہ طور پر کارفرم ہیں۔ اور یہی حال آئندہ منکرین کا ہے۔ اس تمام بحث کا آخری نتیجہ یہ ہے۔ کہ شیعہ مسیحی دین بند ہی اور حدیث اور بریلوی لوگوں میں سے کوئی بھی مسلم نہیں" (دہرڈ ۱۷ صفحہ)

۲۰۔ پھر ۱۹۵۳ء کے فادات کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ منکرین خلافت حلقہ جنہوں نے خلافت اور نبوت و کفر وغیرہ مسائل میں اپنے پہلے عقائد کو اپنے تبدیل کیا تھا کہ تا وہ مسلمانوں کا مسدوس حاصل کریں۔ تحقیقاتی عدالت کے رپورٹ میں لکھا کہ ان کے سوالات پر انہیں یا تو کافر قرار دیا یا منافق کا خطاب دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس صورت میں خوشی مانے کا بھی موقع نہ دیا کہ مسیح موعود علیہ السلام کو کافر قرار دیتے دے علماء انہیں زبان سے یہ سناں کہہ دیں۔

۲۱۔ ۱۹۵۳ء کے فادات کے نتیجہ میں احرار کو کچھ حادہ نامہ نقصان

لکھنا پڑا۔ لیکن اس کے نتیجے میں فقہ برپا کرنے والے مخالفین، اہمیت کو فرسٹ کلاس فائنل ہوئی اور ان کے دقت کو جو صدیہ پہنچا۔ اس میں صاحب بصیرت کے لئے خدا تعالیٰ نے کافی نظر آتا ہے۔ جو احراروں کی نصرت و تائید کے لئے آئے۔ چنانچہ مولانا عبدالمجید صاحب دریا بادی نے زیر عنوان "سچی باتیں" لکھا۔ ہمارے ملک میں علمائے دین کا جو تصور ابست ہوتا تھا وہ اسی قباویلی فخریہ کے دوران میں بالکل ختم ہو گیا ہے۔ خصوصاً تحقیقاتی عدالت میں تہذیبی صورتوں نے اپنے علم و فہم و نظر کا جو ثبوت دیا ہے اسے بعد تو تہذیبی دین کی کچھ تو وہ منزلت بجا دے تعلیم یافتہ طبقہ میں باقی رہ جائے"

تو اسے دقت ۲۳ فروری ۱۹۵۵ء

العزیز ۱۹۵۳ء کے فادات کو احراروں کے لئے ایک بلا تھے۔ لیکن ایسی ہی بلا جس کے متعلق شاعر کہتا ہے

ہر بلا کی قوم را جز دادہ اند
ذیراں سنج کرم نہ ہا دادہ اند

(باقی)

مجید آباد میں پیشگوئی لکھنوی کے متعلق

جماعت احمدیہ مجید آباد کا دارالافتاء ہے۔ جہاں بابت پیشگوئی لکھنوی متفقہ ہے۔ مگر صاحب عبدالرحمن صاحب آیت اللہ علیہ السلام صدرت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سید حضرت شاہد پاشا صاحب نے کیا۔

مکرم مولوی ریکت اللہ صاحب محمود شاہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آیت اللہ مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب نے بتا دیا کہ فرمائیے اور حضرت اللہ تعالیٰ سے نصرت و تائید کے لئے ضروری ہے۔

قت کے متعلق
صدا احمدیت متعلق
تمام جہان کو پوچھ
مجہد ایک لاکھ روپیہ کے
انعامات
کا دھڑلے پر۔ مہفت
عبداللہ الدین سکندر آباد کن

پیشگوئی لکھنوی کے متعلق جماعت احمدیہ مجید آباد کا دارالافتاء ہے۔ جہاں بابت پیشگوئی لکھنوی متفقہ ہے۔ مگر صاحب عبدالرحمن صاحب آیت اللہ علیہ السلام صدرت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سید حضرت شاہد پاشا صاحب نے کیا۔

جماعتی اداروں میں کام کرنے کے خواہشمند احباب

بعض جماعتوں اور احباب کی طرف سے سلسلہ کے کاموں کے لئے کارکنان کے حصول کے لئے تقاریر تعلیم میں مطابقت آنے رہتے ہیں۔ اس لئے ایسے احباب جو جماعتی اداروں میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں اور اس بات کے لئے تیار ہوں کہ جب کبھی موقع نکلے انہیں اطلاع دے دی جائے وہ مندر ذیل کوائف بھجوا دیں تاکہ ان کا نام رجسٹر کر دیا جائے اور موقع پیدا ہونے پر انہیں خدمت کا موقع مل سکے۔

- (۱) نام (۲) ولایت (۳) محل (۴) عمر (۵) تجربہ تدریسی (۶) تجربہ تبلیغی (۷) تعلیمی قابلیت (۸) کس قدر شاہراہ میں گئے (۹) کیفیت۔ (دعاظر تعلیم دیوہ)

امتحان اکاؤنٹنٹ

مقام میں (۱) جوہر مغزوں باپریس و ڈفرنٹ (۲) حساب (میریٹ کا معیار) و مراعات امتحان اور اس میں شرکت کو دفتر ڈاکٹر آڈٹ اور ڈپٹی آڈٹ اور ڈپٹی آڈٹس دیکس لاہور میں ہوگا۔

شش ماہیہ گریجویٹ ۱۹۵۷ء کو ۲۴ سال - نہیں داخلہ ۸/۸ روپے۔

درخواستیں ۱۵ نومبر تک نام Director audit and accounts works لاہور (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو پاکستان ٹائمز ۱۰/۱۱) (دعاظر تعلیم)

پندرہ حیات مطلوب ہیں

- مندرجہ ذیل رسمی اصحاب کے موجودہ پتے کا ذکر کسی صاحب کو علم ہو یا خود ان میں سے کوئی اس اعلان کو پڑھے تو اپنے موجودہ پتے سے دفتر پتہ کو اطلاع فرمائیں۔ وصیت کے بارے میں ان سے مزید سی خط و کتابت کرنی ہے۔ (ڈسکیوٹری مجلس کارپوریشن لاہور)
- نام محل وصیت - - - - - سابقہ سکونت
- ۱۔ زینبی محمد اسطیل صاحب ۶۹۰۵ حکیم چانغ احمد صاحبی روڈ
 - ۲۔ محمد اسماعیل صاحب حمام ۸۶۰۵ میان محمد ابراہیم صاحب - کوٹھنار جیٹ روڈ
 - ۳۔ علی اکبر صاحب ۷۹۷۷ درقا میں مرحوم - سکر، لاہور - ڈاکٹر زمین باغ
 - ۴۔ عبد الباقی صاحب ۸۸۰۸ مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب - محلہ ہارنس بہاگپور سٹی - صوبہ بہار
 - ۵۔ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ۹۸۷۵ مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم - سکر، شہرہ شہنہ صلیح جیسور - بنگال

درخواستہائے دعا

- (۱) خانگہ کچھ عرصے سے ایک مقدس میں مبتلا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے باعزت بیک وقت لے۔ آمین محمد صدیق خان کا گھر صلیح سرگودھا
- (۲) میرے دو عزیز (جو احمدی نہیں ہیں) اس سال املا میرا کالج گجرات سے لیا ہے اور امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ احباب کرام سے ان کا کامیابی کے لئے درخواست دی ہے۔ (ذین کرمانی لاہور)
- (۳) والد صاحب بزرگوار مارٹر خورشید محمد صاحب شرف سے غیبی ہیں۔ احباب کرام دعاؤں میں مدد فرمائیں۔ نیز میرے بھائی صاحبان کلکتہ میں بعض پیشانیوں میں مبتلا ہیں ان کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ مسعود احمد شہیدی دھارو والی جک ۳۳ صلیح شیخ پورہ
- (۴) میرے دو لڑکے ایک مسکینہ امیرکا اور ایک فرست امیر کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ امیر امیراے نام صاحب مسکینہ لاہور کوٹھنار
- (۵) میری بوجی اور من چشم میں مبتلا ہے۔ (طی) مبارک کو عرصے سے بخار ہے۔ اور لڑکے لطف الرحمن کوٹھنار تھکا بخار ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کا مدد دعا کے لئے دعا فرمائیں۔ مسید عید الغنی شاہ میٹھا ٹرانز صلیح سرگودھا۔
- (۶) عزیزم محمد انور نواز کوٹھنار امسال ہے۔ وہی کا امتحان دے رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین غلام محمد پوریہ سکر ہوشنگ غفور سٹی - روہ

فاستبورا الخیرات

مختلف علاقوں کی چند عام جمعہ اور چند جلسہ سالانہ کی بارہ مہینوں کی وصولی کا جائزہ لینے کے لئے۔ جن علاقوں کی وصولی نسبتاً اچھی ہے ان کے نام نیچے درج کئے گئے ہیں۔ ان علاقوں کی جماعتوں سے اتماس ہے۔ کہ ان چند دنوں میں جو صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں باقی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر کے اپنی پوزیشن قائم رکھنے بلکہ اسے اور بہتر بنانے کے لئے کوشش کریں اور جن علاقوں کے نام نیچے ہیں۔ ان علاقوں کی جماعتوں سے گذارش ہے کہ پہلے علاقوں کی جماعتوں کی کارکردگی سے سبق حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی کمی پوری کرنے کے پڑھیں۔

پیشدار	نام علاقہ	بچت (ہزار روپے)	چند روزہ جمعہ جمعہ جلسہ سالانہ
۱	صلح بنوں -	۱۰۰	۱۰۰
۲	گھارو صلح شمشہ -	۱۰۰	۱۰۰
۳	صلح حیدرآباد -	۹۷	۹۳
۴	کوچی -	۱۳۰	۹۲
۵	صلح مٹھو گڑھ -	۷	۸۳
۶	صلح سکس -	۵	۱۰۰
۷	صلح مظفری -	۲۵	۸۳
۸	صلح شیخوپورہ -	۳۰	۸۱
۹	صلح نواب شاہ -	۲۰	۸۷
۱۰	صلح مردان -	۴	۸۰
۱۱	صلح رادر -	۱	۹۲
۱۲	صلح ہزارہ -	۶	۷۲
۱۳	صلح لاہور -	۱۰۰	۹۳
۱۴	صلح بہاول نگر -	۹	۷۸
۱۵	صلح فرید ناظری خاں -	۶	۶۸
۱۶	صلح بہاول پور -	۵	۷۸
۱۷	صلح لاہور -	۵۲	۷۶
۱۸	صلح سیالکوٹ -	۶۲	۷۸
۱۹	صلح رحیم یار خاں -	۱۱	۷۶
۲۰	تولات -	۱	۶۹
۲۱	صلح میرپور خاص (سندھ) -	۳۳	۷۷
۲۲	صلح گجرات -	۲۵	۷۷
۲۳	آزار کشمیر -	۳	۷۳
۲۴	سالنگور -	۱	۶۹
۲۵	صلح قمان -	۲۸	۷۶
۲۶	صلح شاہ پور -	۴۶	۷۰
۲۷	صلح گوجرانوالہ -	۲۵	۷۰
۲۸	صلح پشاور -	۲۳	۸۵
۲۹	ڈیرہ اسماعیل خاں -	۱	۵۱
۳۰	صلح حیدرآباد -	۴۲	۷۶
۳۱	صلح جہلم -	۱۵	۶۰
۳۲	صلح کوٹلی -	۴	۸۶
۳۳	صلح آباد -	۱	۶۳
۳۴	صلح راتک -	۱۱	۵۸
۳۵	صلح راولپنڈی -	۴۳	۶۵
۳۶	صلح میرپور (سندھ) -	۳	۴۰
۳۷	صلح لاہور -	۲	۴۸
۳۸	صلح کوٹلی -	۳۱	۴۹
۳۹	صلح ساوال -	۴	۴۷
۴۰	مشرقی پاکستان -	۴۹	۳۹

سید (بقیہ صفحہ)

تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو تین کو چار کرنے والا "کیرن زمانا جائے"۔ اگر آپ اور بات کو سمجھ جائیں تو آپ اپنے موقف کی قطعاً خود بخود سمجھ میں آجائے گی۔ آپ جیسے میں نے مصلح موعودؑ روحانی بیٹا ہوگا اور تین سو سال کے بعد آئے گا جو میں کو چار کرنے والا ہوگا۔ گویا تین سو سال میں صرف تین روحانی بیٹے اور ہوں گے باقی سب اولاد نبوت ہوگی۔ (نور ذیابنہ) پھر اگر آپ تین بیٹے اور چوتھا (مصلح موعود) روحانی بیٹا لیں گے تو کئی درجہ سے یہ بھی عجیب معلوم خیر بات ہوگی۔ تین نسلی بیٹے تو آپ کے خیال کے مطابق روحانی بیٹے ہو نہیں سکتے۔ پھر ان چاروں میں جن میں سے تین نسلی ہوں گے اور ایک روحانی کی مخالفت ہوگی کہ اسی لئے مصلح موعود کا یہ نشان مقرر کرنے کا (نور ذیابنہ) تکلف کرنا پڑا۔ پھر اگر بیڑ میں چھال تین ہی روحانی بیٹے ہوں گے تو ان کے تعین کا کیا ذریعہ ہوگا۔ ہم نے آپ کے پیچ در پیچ موقف کی طرف صراحتاً اشارہ کیا ہے۔ درنہ یہ بالکل لایحل مسئلہ نہ جاتا ہے خود دیکھئے۔

اب اس کے مقابلہ میں مابقیوں کے موقف کو دیکھئے کتنا سادہ۔ واضح اور ایمان افروز ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارناموں کو دیکھئے اور ان صفات کو ان کارناموں کے ساتھ ملائیے۔ تو

آفتاب آمد دلی آفتاب

تین کو چار کرنے والا "کی صفت کو ہی سمجھئے۔ میں بھی آپ کے نسل بیٹے ہیں اور جو عقاب بھی نسل بیٹا ہے۔ چوتھا پہلے روحانی بیٹا نہیں تھا۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ کسی بھی پوری ہوئی۔ کتنی سیدھی صاف اور سادہ بات ہے۔ پھر آپ کس طرح خیال کر سکتے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے خود "آفتاب" کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کیا ہے آپ کے پھیلائے ہوئے دندنیوں سے گراہ ہو جائیں گے؟

پھر عبدالحق صاحب پشاور نے ایک اور بات بھی گھڑی ہے آپ فرماتے ہیں:۔ "اب تا دیانی احباب میں محمد و حسن محمد صاحب کی خلافت پر اتنا زور نہیں دیتے۔ جتنا کہ ان کے مصلح موعود ہونے پر زور دیتے ہیں۔ اور چند لوگوں سے مصلح موعود ڈسے تو ماننے ہیں لیکن خلافت سے نہیں مناتے۔"

یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جس نے اپنی حالیہ زندگی کو ہمارے کسی گناہ غار میں گذاری ہو۔ اور جو زندہ دنیا میں آج ہی نئے سرے سے داخل ہوا ہو۔ گذشتہ سات آٹھ ماہ کے افضل اگر آپ کی نظر سے نہیں گزرے تھے تو کم سے کم مجلس مشاورت کی کارروائی ہی پڑا۔ لیکن جس میں سب سے پہلا ریڈیو موشن "خلافت کے متعلق" با اتفاق رائے منظور ہوا ہے پھر ڈسے ماننے کی دلیل بھی عجیب و غریب ہے۔ چونکہ پیغام مصلح موعودؑ کا تمہا لیبیس بڑا ٹکا ہے اور "نبی" بڑا نہیں نکاتا۔ اس لئے پیغام مصلح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے ہاتھ اٹھا بیٹھا ہے۔ عبدالحق صاحب! مابقیوں خلافت کو دیکھی مانتے ہیں۔ اس لئے مصلح موعودؑ کے دور خلافت ڈسے میں اتفاقاً نہیں بلکہ بنیادی تعلق ہے "مصلح موعود" ایک خاص خلیفۃ المسیح ہی کا نام ہے جس کی شان پیشگوئی میں بیان کی گئی ہے۔ چونکہ ہمارے نزدیک یہ پیشگوئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں پوری ہوئی ہے اس لئے ہماری نظر آپ کی نظر نہیں ہو سکتی۔ آپ کا مصلح موعود تین سو سال کے بعد آئے گا۔ اس لئے آپ اس پیشگوئی کے متعلق جو کچھ کہیں گے محض

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ رَيْبٌ فَسَيُّمُوْنَهَا شَايِبَةً مِنْهُ
اِبْتِغَاءَ الْعُقْبَةِ وَرَايَتْهَا لَئِيْلًا عَلَيْهِمْ (آل عمران: ۸۵)

کی زد میں آئیں گے۔ ان لئے آپ کو خاموش رہنا چاہیے۔ اور ایسی باتوں کے متعلق زبان نہیں کھولنی چاہیے جن کو آپ سمجھ نہیں سکتے اور صرف ٹاک ٹوٹے لگا سکتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ محکمات پر ہے۔ کیونکہ جب پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے تو وہ قضاہیات سے لگن کر محکمات میں داخل ہو جاتی ہے۔ آپ کو مصلح موعود کے متعلق اپنا عقیدہ صحیح ثابت کرنے کے لئے تین سو سال کا انتظار کرنا چاہیے۔

لندن ۱۳ اپریل۔ دنیا کے اٹھارہ ممتاز مسلمانوں نے ایک مشترکہ اعلان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ "مذہب کسی ایسی جماعت کی تباری اور دوس کے بجز ہے جو کوئی حصہ نہیں لے۔"

کشمیر لوگوں کو حق خود ارادیت نہیں دیا جاسکتا

دہلی رڈی کلب میں کرشنا مینن کی تقریر

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ بھارت کے مذہبیے حکمہ مرٹر کرشنا مینن نے کہا ہے کہ بھارت کشمیریوں کو حق خود ارادیت نہیں دے سکتا۔ آپ نے کہا کہ حق خود ارادیت ان قوموں کو دیا جاتا ہے جنہیں آزاد ہونے کا حق حاصل ہو۔ کشمیر بھارت کا حصہ ہے اور اس وقت کو حق خود ارادیت دینے سے ہمارا قومی اتحاد پارہ پارہ ہو جائے گا۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں پرائمری سڈل

اور میٹرک پاس طلبہ کا داخلہ ۱۶

اپریل ۱۹۷۷ء کو ۸ بجے صبح

ہوگا۔ تمام داخلہ لینے والے طلباء

۱۵ اپریل تک رولہ میں پہنچ جائیں

پرائمری ٹانڈل کے طلبہ کا خوشحالی

اور اطلاع کا امتحان ہوگا۔ فلم دوام

اور کاغذ ہمراہ لائیں۔

باہر کے طلبہ کے لئے ضروری

ہوگا کہ اپنا بستہ و ضروری

سامان بھی ہمراہ لے کر آئیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

۴ نام ہمارے امتحانات میں برسر افتخار ہمارے

کے بچے سید امجد دار بلا مقابلہ منتخب

قراردے دئے گئے تھے۔

مرٹر کرشنا مینن نے کہا کہ اگر صحافتی کونسل

کے آٹھ ارکان نے کشمیر کشن کی قراردادوں

کے مطابق کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کی حاجت کی

فراہم سہی دہائی حمایت ضرور نہیں دیا جاسکتا

دہلی رڈی کلب سے خطاب کرتے ہوئے مرٹر کرشنا مینن نے کہا کہ کشمیر میں استصواب کرانے کی پیشکش ختم ہو چکی ہے کیونکہ پاکستان نے استصواب کے لئے ضروری شرائط پوری نہیں کیں۔ مرٹر مینن نے کہا تنازعہ کشمیر کے مسئلہ میں دوسری قومیں بھارت کے ہیں لافروشی دعووں کی جوابدہی پیش کرتی ہیں۔ انہیں بھارت قبول نہیں کر سکتا۔

یہ اہم قابل ذکر ہے کہ مرٹر کرشنا مینن نے دو ہفتے قبل بھارتی پارلیمنٹ میں یہ فیصلہ اعلان کیا تھا کہ تنازعہ کشمیر کو پرامن طور پر حل کرنے کے لئے استصواب کی پیشکش ختم نہیں ہوئی۔ رڈی کلب میں تقریر کرتے ہوئے مرٹر کرشنا مینن نے کہا کہ کشمیر پوری پاکستان کی بھارتی کارروائی ختم ہوئی چاہیے حق خود ارادیت کے بارے میں آپ نے کہا۔ یہ حق ان قوموں کو دیا جاتا ہے۔ جو آزاد ہونے کی مستحق ہوں۔ لیکن بھارت کوئی ایسا راستہ اختیار نہیں کر سکتا۔ جس سے قومی اتحاد کا شیرازہ منتشر ہو رہا ہے۔

مرٹر مینن نے دعویٰ کیا کہ مقبوضہ کشمیر کے عوام کو ملٹی شمیری آزادیاں حاصل ہیں۔ آپ نے عوام کو آزاد ہی طلب کرنے کی جبروں کی تردید کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ مقبوضہ کشمیر کے حالیہ انتخابات بھارت کے دوسرے حصوں کے انتخابات کی طرح آزادانہ ہوئے ہیں۔

یہ اہم قابل ذکر ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے

اکسیر ذیابیس

جسم کے قیمتی اجزاء شکر الیڈو میں فاسفیٹس وغیرہ کے بکثرت خارج ہو جانے سے جسم مضمحل ہو کر کھینچ و ذرا و زراذ بن جاتا ہے آسٹریلیڈن دو اہخانہ لاہور کی اکسیر ذیابیس زمانہ حال کی بہترین اکرچی فوائد کی حامل دوائی قیمت مکمل کوئی نہیں لگتی کیلے چوراسی قس صرف یا ڈوبے پھر اٹھ اٹھ کر ملنے کا پتہ:۔ اسٹریڈن دو اہخانہ لاہور